Pakistan Journal of Qur'ānic Studies

ISSN Print: 2958-9177, ISSN Online: 2958-9185

Vol. 3, Issue 2, July – December 2024, Page no. 253-272

HEC: https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089226#journal_result

Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs

Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/issue/view/206

Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/3470

DOI: https://doi.org/10.52461/pjqs.v3i2.3470

Publisher: Department of Qur'ānic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Title **The Contemporary Relevance of Quranic Themes and Teachings: An Analytical Study of Classical and Modern Exegesis**

Author (s): **Dr. Abdul Ghaffar**

Director, Seerat Rahmatul-'Alameen (PBUH) Chair, HOD Department of Islamic Studies, University of Okara, aghaffar488@yahoo.com

Dr. Tanveer Qasim

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology, Lahore, dr.rtq@uet.edu.pk

Received on: 10 December, 2024

Accepted on: 15 December, 2024

Published on: 30 December, 2024

Citation: Dr. Abdul Ghaffar, and Dr. Tanveer Qasim. 2024. “ قرآن مجید کے مضامین ومعارف کی عصری معنویت قدیم و جدید مفسرین کی آراء کا تجزیاتی مطالعہ : The Contemporary Relevance of Quranic Themes and Teachings: An Analytical Study of Classical and Modern Exegesis”. Pakistan Journal of Qur’ānic Studies 3 (2):253-72. https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/3470.

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

All Rights Reserved © 2024 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

قرآن مجید کے مضامین ومعارف کی عصری معنویت قدیم وجدید مفسرین کی آراء کا تجزیاتی مطالعہ

The Contemporary Relevance of Quranic Themes and Teachings: An Analytical Study of Classical and Modern Exegesis

Dr. Abdul Ghaffar
Director, Seerat Rahmatul-'Alameen (PBUH) Chair, HOD Department of Islamic Studies, University of Okara, aghaffar488@yahoo.com

Dr. Tanveer Qasim
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology, Lahore, dr.rtq@uet.edu.pk

Abstract:

This study analyzes the contemporary relevance of the Holy Quran within the context of Pakistan, particularly in light of Article 31 of the Constitution and the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Act 2018. These legal frameworks emphasize the importance of Quranic education for Pakistani Muslims, envisioning the Quran as a comprehensive guide for life, impacting economic, social, and legislative spheres. This research argues that to fully realize the Quran's potential for individual and collective guidance, systematic and formal study is essential. It presents an analytical examination of contemporary interpretations of Quranic subjects and knowledge, drawing upon the insights of both classical and modern commentators. This comparative approach aims to identify new avenues for understanding and interpreting the Quran in light of contemporary needs and challenges. By bridging the gap between traditional exegesis and modern contexts, this study seeks to promote a deeper understanding of Quranic principles and their application to contemporary life, fostering unity, solidarity, and high moral standards within Pakistani society.
Keywords: *Light; Constitution; Pakistan; Holy Quran; Muslims*

تمہید:

﴿تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ﴾ یہ مضمون حوامیم سورتوں کے آغاز میں بیان کیا گیا ہے جیسے المومن، حم السجدہ، الشُّوریٰ، الزخرف، الدُّخان، الجاثیۃ، الاحقاف، کہ اس قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اور اس کا بنیادی مقصد و

مضمون انسانیت کی ہدایت ﴿فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ﴾[1] اور اس کو "سورۃ الجاثیۃ" میں ھذا ھدیً "یعنی یہ قرآن مجید سراسر ہدایت ہے ھُدیً مصدر بمعنی اسم فاعل برائے مبالغہ ہے جیسے کہتے ہیں "زیدٌ عَدلٌ" کا مطلب ہے زید اتنا عادل ہے کہ سراپا عدل ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید ہدایت کامل ہے اسی سورۃ آیت 20 میں فرمایا﴿ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ﴾[2] بَصَآئِر، بصیرۃ کی جمع ہے سمجھ میں آنے والی بات ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾[3] قرآن مجید زمان ومکان کی جکڑ بندیوں سے ہٹ کر رشد وہدایات کا حامل ہے ان حقائق کی طرف بھی رہنمائی کرتا ہے جو صدیوں بعد منظر عام پر آئے ہیں اور آئیں گے اور ان ہی کو اکتشافاتِ جدیدہ کہا جاتا ہے۔

تحقیق کا بنیادی سوال:

آئین پاکستان کے آرٹیکل 31 اور پنجاب لازمی تدریس قرآن مجید ایکٹ 2018ء کی روشنی میں ضروری اور لازم ہے کہ: Teaching of Holy Quran کو بطور مضمون شامل کیا جائے۔ تا کہ اہل اسلام اور اہل پاکستان قرآن مجید کو بطور ضابطہ حیات مان کر تمام شعبہ ہائے زندگی میں رہنمائی کا ذریعہ بنائیں۔ اور اسی کے مطابق معیشت و معاشرت اور قانون سازی کر سکیں۔ ضروری ہے کہ ان حالات میں قرآن مجید کی تعلیمات سے فائدہ اٹھانے کے لیے منظم اور باضابطہ طریقے سے اس کا مطالعہ کیا جائے اور نئے اسلوب و پیرائے میں تحقیقات پیش کی جائیں۔

قرآن مجید کے مضامین و معارف کا اجمالی تعارف:

قرآن مجید میں ہر شعبہ ہائے زندگی کے لیے اصول واحکام موجود ہیں، فہم قرآن و مضامین و موضوعات کے لیے تفصیلی و تحقیقی مطالعہ کی اشد ضرورت ہے، اب ہم قرآنی مضامین و موضوعات کو سمجھنے کے لیے جامع قسم کے عنوانات کے تحت تقسیم کرتے ہیں، جس سے افادیت کے پہلو نکلیں گے۔ متقدمین مفسرین نے اس پر غور وخوض کرنے کے بعد مضامین قرآن متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔

(1) علامہ ابن جریر طبری (متوفٰی 310ھ) لکھتے ہیں: قرآن مجید کے بنیادی مضامین تین ہیں:

يشتمل على ثلاثة اشياء: التوحيد والأخبار والدِّيَانَات

1- البقرۃ:۳۸

2- الجاثیہ:۲۰

3- بنی اسرائیل:۸۲

(1)توحید (2)اخبار (3)دینی احکامات[4]

قاضی ابو بکر ابن العربی کا قول "قانون التاویل" سے علامہ زرکشی نے لکھا ہے:

واُمُّ عُلُوْمِ القُرْآنِ: ثَلاَثَۃُ اَقْسَامٍ۔ توحید وتذکیر واحکام

ایک قول چار عُلوم کا بھی ہے:(1)امر،(2)نہی،(3)خبر،(4)استخبار

اسی طرح ایک تقسیم چھے موضوعات کے اعتبار سے بھی کی گئی ہے:

(1)توحید(2)تذکیر(3)الاخبار(4)استخبار(5)وعدہ(6)وعید

قرآن مجید کے بنیادی مضامین کو مختلف اہل علم وفن نے مختلف انداز میں پیش کر کے یا اپنے قرآنی مطالعہ کی بنیاد پر سمجھانے کی کوشش کی ہے ان میں سے ایک اہم نام برصغیر کے نامور عالم دین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ(1703ء) کا ہے علوم القرآن میں ملکہ تامہ اور مہارت راسخہ کے حامل تھے ان کی تمام زندگی قرآن وسنت کے علوم و معارف، احکام و مسائل کے فہم و بصیرت میں گزری، ان کی اسی مہارت و خدمات پر دنیا بھر کی یونیورسٹیز و مدارس تعلیمی حلقہ جات میں سینکڑوں مقالات لکھے جاچکے ہیں جن پر Review کرنے کی اشد ضرورت ہے اور مختلف (طول وعرض /Dimensions) میں ان پر مطالعہ کرنا چاہیے۔ قرآنی فہم کے لیے سب سے پہلے انہوں نے فارسی زبان میں قرآن مجید کا مکمل ترجمہ تحریر کیا ان کے دو بیٹوں شاہ عبد القادر اور شاہ رفیع الدین نے اردو زبان میں ترجمہ قرآن کی خدمت موضح القرآن کے نام سے سرانجام دی۔[5]

ان سے قبل برصغیر میں تفسیر قرآن کے اصول وضوابط پر کوئی قابل قدر مواد موجود نہ تھا اسی ضرورت کے پیش نظر اصول تفسیر میں انہوں نے "الفوز الکبیر فی اصول تفسیر" کے نام سے ایک مختصر رسالہ لکھا جو فارسی میں تھا بعد ازاں اس کا عربی ترجمہ مصر میں علامہ منیر الدین دمشقی نے کیا جسے عالم عرب میں بڑی شہرت ملی، بعد میں عربی و اردو میں اس پر کافی کام ہوا۔ اسکولز، مدارس، کالجز اور یونیورسٹیز کے نصاب علوم اسلامیہ میں اس کو باقاعدہ درساً پڑھایا جاتا ہے۔

مولانا مفتی محمد سعید پالن پوری نے فارسی متن سے اس کا عربی و اردو ترجمہ کیا اور اس کی بہترین شرح لکھی، عصری اسلوب کے مطابق عنوانات لکھے اور عبارات کو آسان کرنے کی کوشش کی، یہ وہی مولانا سعید احمد پالن پوری ہیں جنہوں نے شاہ

---

[4]طبری، ابن جریر، امام، جامع البیان عن تاویل آي القرآن، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولی 1403ھ، 167

[5]تفصیلی مطالعہ کے لیے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی قرآنی خدمات (ناشر ادارہ علوم اسلامیہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) کا مطالعہ فرمائیں)

صاحب کی مایہ ناز کتاب "حجۃ اللہ البالغۃ" کی شرح "رحمت اللہ الواسعہ" کے نام سے کی۔ حجۃ اللہ البالغہ کا انگریزی ترجمہ The Conclusive Argument From God کے نام سے کیا گیا۔[6]

شاہ ولی اللہ نے الفوز الکبیر فی اصول التفسیر میں الباب الاول فی بیان العلوم الخمسۃ التی یدل علیھا القرآن العظیم نصاب کے تحت علوم پنجگانہ (The Five Sciences of Quran) بیان کیے۔

اصلاً انہوں نے توحید، اخبار، تذکیر اور احکام میں یعنی تین بیان کرکے دو کا اضافہ کیا ہے۔

(1) علم الاحکام/ تذکیر باحکام القرآن: شاہ صاحب لفظ تذکیر کا استعمال کرتے ہیں جس کے معنی یاد دلانا ہوتے ہیں قرآن مجید نہ صرف سابقہ آسمانی کتب میں دی گئی ہدایات الٰہی کو یاد کرواتا ہے بلکہ خود قرآن مجید اپنے مضامین اور بنیادی تعلیمات کی بار بار یاد دہانی کرواتا ہے، اس لئے قرآنی سیاق وسباق میں تذکیر کا لفظ برمحل استعمال ہوتا ہے۔

علم الاحکام یا تذکیر باحکام اللہ کو شاہ صاحب نے بنیادی مضمون قرار دیا ہے انہی کو فقہی احکام کہا جاتا ہے اور اس انداز سے جو قرآن مجید کی تفسیر کی جاتی ہے اسے احکامی تفاسیر یا فقہی تفاسیر کہا جاتا ہے احکام القران کے عنوان سے عموماً مفسرین نے اس کو بیان کیا ہے۔ محدثین کرام نے ان آیات کو فقیہانہ اسلوب میں مرتب کیا۔ فقہائے اسلام نے ان احکام کو اپنی زندگی و تحقیقات کا بنیادی موضوع بنایا ہزاروں کی تعداد میں فقہی و احکامی ذخیرہ مرتب ہوا، اس علم میں عبادات، معاملات، معاشرت، سیاست مدینہ سے متعلق وہ تمام امور شامل ہیں جن کا تعلق وجوب، مسنون، جواز، مکروہ اور حرام سے ہے۔[7]

شاہ صاحب نے لکھا ہے:

تَفْصِيْلُ هٰذَا الْعِلْمِ مَنُوْط بِذِمَّةِ الْفَقِيْهِ، نَاطَ يَنُوْطُ سے اسم مفعول کا صیغہ ہے اس کے معنی ہیں کوئی کام کسی کے سپرد کرنا متعلق کرنا۔ عبادات، معاملات، تدبیر منزل یعنی انسان کی عائلی زندگی کی تربیت، تدبیر تمدن یعنی حکومتوں کے نظام کو چلانا یعنی اس علم کی وضاحت کرنا فقیہ کا کام ہے۔

(2) علم الجدل: وَهُوَ الْمُحَاجَّةُ مَعَ الْفِرَقِ الْاَرْبَعِ الضَّالَّةِ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَبَيَانُ هٰذَا العِلْمِ مَنُوْط بذمة المتكلم اس کو علم مخاصمہ، مجادلہ، مناظرہ بھی کہتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ دوسری اقوام یا دوسرے

[6] شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغۃ، ادارہ اسلامیات، لاہور، 2008ء، 127

[7] (1) **الواجب:** جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ ہو جس طرح نماز، روزہ، زکوۃ، حج (2) **المندوب:** جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ نہ ہو۔ جیسے نماز تہجد، اشراق نفلی روزے (3) **المباح:** جس کے کرنے میں ثواب و گناہ نہ ہو جیسے نبیذ پینا (4) **المکروہ:** جس کے چھوڑ دینے میں ثواب ہو اور کرنے میں گناہ نہ ہو جیسے بوقت ضرورت طلاق (5) **الحرام:** جس کے چھوڑ دینے میں ثواب اور کرنے میں گناہ ہو جیسے چوری، زنا۔

مذاہب کے جاننے والوں سے جو مکالمہ ہوا اس کا اسلوب کیا ہو اور اس کے قواعد وضوابط، اصول، مندرجات کیا ہو شاہ صاحب نے کہا اس کی وضاحت کرنا متکلمین اسلام کی ذمہ داری ہے اہل حل وعقد۔

(3)علم التذکیر بالاء اللہ: یعنی انعامات الٰہی کے ذریعے نصیحت کرنا، یاد کروانا، اصلا یہ بھی توحید وعقائد کا ایک ہی شعبہ ہے، اللہ تعالی کی خالقیت وصفات کاملہ۔ بندے پر اللہ تعالی کے خاص احسانات کا ذکر کیا جاتا ہے: ﴿فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴾[8] زمین وآسمان کی تخلیق اور سائنسی موضوعات خاص بیان کیے جاتے ہیں قرآن مجید کی تقریباً ساڑھے آٹھ سو آیات براہ راست اس موضوع کے متعلقہ ہیں۔

(4)علم تذکیربایام اللہ: گزشتہ واقعات کے ذریعے نصیحت کرنا، دین پر عمل کرنے یا نہ کرنے کے حوالے سے انسانیت کی تاریخ اور اس کے نشیب وفراز۔ ماضی کے واقعات سے سبق حاصل کرنا﴿وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ﴾9
هذا بیان الواقع التی احدثها اللہ تعالیٰ من قبیل التنعیم المطصیین وتعذیب المجرمین۔

(5)علم التذکیر بالموت ومابعده :یعنی موت اور موت کے بعد احوال کے ذریعے نصیحت: اس میں حشر، نشر، حساب، میزان جنت، جہنم کا بیان شامل ہے، ان تینوں علوم کی تفصیل اور ان کے متعلق احادیث، آثار کا ذکر مبلغ اور واعظ کا کام ہے۔الحشر والنشر والحساب والمیزان والجنت والنار

اہم نکتہ:وَ تَفْصِيْلُ هٰذِهِ الْعُلُوْمِ الثَّلَاثَةِ وَذِكْرُ الْاَحَادِيْثِ وَالْاٰثَارُ الْمُتَعَلَّقَةِ بِهَا يَرْجِعُ اِلَى الْوَاعِظِ وَالْمُذَكَّرِ اُسْلُوْبُ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ فِيْ عَرْضِ الْعُلُوْمِ الْخَمْسَةِ:علوم خمسہ بیان کرنے کا قرآن مجید کا اسلوب۔

حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں قرآن مجید میں ان علوم خمسہ کا بیان قدیم عربوں کے اسلوب پر ہے، متاخرین علماء کی طرز پر نہیں۔

2۔ مضامین قرآن مجید کے سلسلہ میں ایک اہم کام ڈاکٹر فضل الرحمن[10] اس کے بعد 1969 سے شگاگو یونیورسٹی میں Islamic Thought کے پروفیسر رہے۔ انھوں نے 10 کتابیں اور بہت سارے تحقیقی مضامین لکھے۔ ہمارے استاذ گرامی

---

[8]- الرحمن 13

[9]- آل عمران 140

[10] 21 ستمبر 1919 تا 26 جولائی 1988 کا ہے انہوں نے اپنی بنیادی تعلیم اسلامی مدارس اور اسکولز سے حاصل کی، یونیورسٹی آف دی پنجاب سے ایم اے کرنے کے بعد بعد ازاں آکسفورڈ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ دنیا کی بہت سی یونیورسٹیز میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ Director of the Central Institute of Islamic research Islam Abad 1969 تک رہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری بتاتے ہیں کہ میں یورپی جامعات میں جہاں بھی گیا اور جس بھی Orientalist سے ملاقات ہوئی اور لازمی طور پر ڈاکٹر فضل الرحمن کو جانتا تھا دو تین باتوں پر اس کا اسلامی اسکالرز علماء سے اختلاف ہوا جس کی وجہ سے انہیں ملک چھوڑنا پڑا، ان باتوں میں وہ بہت بڑے مستشرق "William Mint mary Wat منٹ گمری واٹ" کے افکار سے ملتے جلتے افکار کے حامل تھے۔ ان کی بڑی اہم کتاب ہے مضامین قرآن پر "Major Themes of the Quran" جس نے یورپ میں تہلکہ مچا دیا اور بہت پڑھی گئی اس میں انہوں نے قرآن مجید کے بنیادی آٹھ مضامین کا ذکر کیا ہے:

(1) (God) اللہ تعالی کی صفات کیا ہیں (2) (Man as individual) فرد کی انفرادی حیثیت کیا ہے۔ (3) (Man in society) ایک فرد کی معاشرتی حیثیت کیا ہے (4) (Cosmogony-Naturel) قوانین فطرت، ﴿ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ﴾[11] Extentive انداز میں بیان کیا۔

(5) نبوت اور وحی (Prophethood and Revelation)

ڈاکٹر فضل الرحمن کے اس تصور پر علماء نے اس کی گرفت کی۔ ولیم منٹگمری واٹ 1909ء تا 2000ء برطانوی مستشرق تھا۔

(6) Eschatology: معدیات جیسے موت مابعد الموت۔

(7) Satan and Evil

(8) Emergence of the Muslim community

ڈاکٹر فضل الرحمن، ولیم منٹگمری واٹ سے متاثر ہو گئے۔ منٹگمری چونکہ ایڈنبرا یونیورسٹی میں پروفیسر تھے، اسے آخری مستشرق کا خطاب بھی دیا گیا اس نے سیرت پر دو کتابیں لکھیں Muhammad at Mecca, Muhammad at Madina جو بالترتیب 1953-56 میں شائع ہوئیں ان دونوں کتابوں کا خلاصہ Muhammad Prophet and states man کے نام سے 1961ء میں شائع ہوا۔ اس کے علاوہ ان کی کتب اور بھی ہیں جن میں Islamic Political thoughts Philosophy and theology شامل ہیں۔

اس کا طریقہ واردات یہ تھا کہ وہ اپنے تحریروں میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعریف بھی کرتا تھا مگر جب نبوت و رسالت کا موقف آتا تو ڈنڈی مارتا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر تھے یا نہیں وہ کہتا تھا کہ وہ تخلیقی نوعیت کے

---

[11] النساء-82

عظیم مفکر اور مصلح تھے انہوں نے اپنی عرب قوم کو ایک ایسا نظریہ ایک ایسا نظام دیا جو اس سے بہت بہتر تھا جو پیغمبر اسلام کی آمد سے پہلے موجود تھا۔

منٹگمری واٹ وہ پہلا مستشرق تھا جس نے سیرت پر مستشرقین کو یہ منہج دیا کہ پیغمبر اسلام کی خوب تعریفیں کرو، اس نے لکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی تو مانتاہوں مگر قرآن کو توفیقی یا اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں مانتا، اس کے الفاظ ہیں Internal and External Exclusive یہ ایک طرح کی تحلیل نفسی ہے کہ آنحضرت ﷺ کو ایک Idea بتایا جاتا ہے وہ اپنے الفاظ میں اس کو بیان کرتے ہیں یہ موقف درست نہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ جو وحی ہے اللہ کا کلام ہے یہ توقیفی ہے یہ آپ ﷺ کے الفاظ نہیں۔

3۔ڈاکٹر برہان احمد فاروقی[12]

اس کے بعد ہم برصغیر کی ایک اہم شخصیت کے مطالعہ کی روشنی میں مضامین قرآن کا جائزہ لیتے ہیں۔ وہ ہیں ڈاکٹر برہان احمد صدیقی ایم اے، پی ایچ ڈی علی گڑھ

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾[13]

تمہارا ایک انٹرنیشنل Perspective ہے Global character ہے تم ایک ایسی امت ہو جو پیغام الٰہی کی امین ہو، تم custodian ہو، اس بات کی کہ اللہ نے تمہیں خلیفہ بنایا تاکہ لوگوں کو تم نے سمجھانا ہے، انسان کو اس زمین پر کیوں بھیجا گیا ہے، ڈاکٹر برہان احمد بہت قرآن مجید پڑھنے والے تھے 1938ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے مجدّد الف ثانی کے نظریہ توحید پر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

ڈاکٹر ظفر الحسن جو شعبہ فلسفہ کے صدر تھے ان کے اور علامہ اقبال کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی ہے۔ ڈاکٹر فاروقی، ڈاکٹر ظفر الحسن کے ان خطوط کو علامہ ڈاکٹر اقبال تک پہنچانے کا ذریعہ بنے۔ بشیر احمد ڈار نے ان خطوط کا تذکرہ کیا ہے، ڈاکٹر برہان احمد فاوقی فرماتے ہیں قرآن پڑھیں تو اس کے تین ہی Ideas سمجھ آتے ہیں جن کے ذریعے قرآن مجید اہل ایمان کو ابھارتا ہے کہ تم ان باتوں کو سمجھو پہلا Ideal مضمون ہے کہ مسلمان ایک نظریہ کے گروپ ہیں جن کا اپنا فلسفہ حیات ہے اور اپنا World View ہے اور اس world view کی بنیاد ﴿خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا

[12]- برہان احمد فاروقی (1906-1995) ایک پاکستانی فلسفی اور اسلامی الہیات دان تھے۔ وہ علامہ محمد اقبال کے قریبی ساتھی تھے اور اقبال کی ہدایت پر انھوں نے اپنا پی ایچ ڈی کا مقالہ "مجدد کا تصور توحید" لکھا۔

[13]- ال عمران 110

رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً﴾[14] پر ہے گویا انسانوں کے درمیان جو ہم طبقے بنا لیتے ہیں مثلا حاکم اور محکوم کا طبقہ، اُجر اور اجیر کا طبقہ، جاگیر دار اور ہاری کے طبقے یہ سب بے معنی ہیں اللہ تعالی کی نظر میں محبوب ہونا ضروری ہے: ﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ﴾[15]

تو ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں زندگی کے بارے میں ہمارا ایک خاص World View ہے جو دیگر مذاہب اور اقوام کا نہیں

2۔ دوسرا بڑا مضمون Theme جو بار بار یاد کروایا جاتا ہے ڈاکٹر صاحب کی رائے میں وہ یہ تھا مسلمانوں ہم کو تمہیں ایک عالمگیر قوم بنا کر پیدا کیا جس طرح آپ ﷺ کے بارے میں ﴿كَآفَّةً لِّلنَّاسِ﴾[16] ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾[17] اسی طرح ہم مسلمانوں کو تمام بنی نو انسانیت کے لیے پیدا کیا گیا ہے اس کا مشاہدہ کرنا ہو تو دیکھیں سات Continents ہیں ہر Continent میں مسلمان موجود ہیں اور مسلم امہ 60 سے زائد ریاستوں کی مالک ہے دو ارب کے قریب آبادی ہے۔

3۔ ہمارا تیسرا مضمون: ﴿اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً﴾[18] پوری دنیا کے مسلمان ایک ہی پارٹی جماعت ہیں وہ کالا گورا جو بھی مسلمان دنیا کے کسی بھی خطے میں رہنے والا ہو اس پارٹی، جماعت، امت کے رہنما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہمیں یہ پابند کیا گیا ہے کہ ہم سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھیں ﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾[19] ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾[20] ڈاکٹر صاحب کے یہ تمام مضامین میں نے ان کی کتاب "منہاج القرآن" "البرہان علی سبیل الرشاد والاتقان" میں سے مطالعہ کیے ہیں لکھتے ہیں: دور جدید کی جاہلیت قرآن مجید کے "حجۃ من بعد الرسل" ہونے کے لیے ایک چیلنج بن گئی ہے ہماری دینی حمیت کا تقاضا یہ ہے کہ دور جدید کی جاہلیت کے چیلنج کو قبول کر کے اس کی اصلاح کے لیے

---

[14]- النساء 1

[15]- الحجرات 13

[16]- سبا 28

[17]- الاعراف 158

[18]- الانبیاء 92

[19]- التغابن 12

[20]- آل عمران 31

بھی قرآن مجید ہی سے رہنمائی طلب کریں انہوں نے مندرجہ ذیل مضامین قرآن بیان کیے ہیں تصور کائنات، ایک مکمل زاویہ نگاہ، قرآن انفرادی زندگی کا نصب العین اور لائحہ فراہم کرتا ہے قرآن مجید اجتماعی نصب العین اور لائحہ عمل پیش کرتا ہے بین الاقوامی نصب العین قرآنی اور رسالت کی دعوت عالمگیر ہے۔ اُن کے ان مضامین کا خلاصہ ان کی کتب، 1) قرآن مجید اور مسلمانوں کے زندہ مسائل۔2) منہاج القرآن، البرہان علی سبیل الرشاد والایقان۔

4۔ مولانا سید ابوالاعلی مودودی[21]

امت مسلمہ کے زوال کے اسباب میں سے بنیادی سبب قرآن مجید کی تعلیمات کو فراموش کرنا ہے اور اس کی انقلابی دعوت سے ناآشنا ہونا ہے مولانا موصوف کو علوم القران پر جو گہری بصیرت حاصل تھی اس کی بنیاد پر انہوں نے امت مسلمہ میں تعلیمات سے شعور اجاگر کرنے کے لیے اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز، مدارس، عوام الناس کے فہم کے مطابق تفہیم القرآن لکھ کر قرآنی دعوت کے انقلابی پہلو کو واضح کیا، تفہیم القرآن کی عصری معنویت، منہج واسلوب، طریقہ تدریس، تفہیم استدلالات کا طریقہ کار پر تو بہت سارا کام موجود ہے ماہ نامہ ترجمان القرآن کے مضامین کا مطالعہ ہی کر لیا جائے تو کافی ہے اسی طرح پوری دنیا کی جامعات میں اس پر تحقیقی وعلمی کام موجود ہے جبکہ یہاں مقصود مضامین قرآن کے حوالے سے چند باتیں عرض کرنا ہے تو اس سلسلہ میں تفہیم القرآن کا دیباچہ اور مقدّمہ پڑھنے کی ضرورت ہے اس کے علاوہ مولانا نے الگ سے ایک کتابچہ مرتب کیا ہے جس کا عنوان ہے "قرآن مجید کی چار بنیادی اصطلاحیں" اور ان اصطلاحات اربع کو ہی مولانا نے مضامین قرآن کا حصہ بنایا ہے[22]: (1) الٰہ (2) رب (3) عبادت (4) دین

مولانا فرماتے ہیں یہ چار لفظ قرآن کی اصطلاحی زبان میں بنیادی اہمیت کے حامل ہیں قرآن مجید کی ساری دعوت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اکیلا رب اور الٰہ ہے توحید ربوبیت، توحید الوہیت، الاسماء والصفات میں کوئی شریک نہیں صرف اسی کو اپنا رب اور اس الٰہ تسلیم کرو اور اس کے سوا ہر ایک کی ربوبیت الوہیت کا انکار کردو اس کی عبادات کرو اور اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اس کے لیے اپنے دین کو خالص کرو اور دوسرے دین کو رد کردو۔

وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ (الانبیاء21:25) وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ (التوبۃ9:31) اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً (الانبیاء21:92) قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّ هُوَ رَبُّ كُلِّ

---

[21]۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی (1903ء–1979ء) مشہور عالم دین اور مفسر قرآن اور جماعت اسلامی کے بانی تھے۔ بیسوی صدی کے موثر ترین اسلامی مفکرین میں سے ایک تھے۔ ان کی فکر، سوچ اور ان کی تصانیف نے پوری دنیا کی اسلامی تحریکات کے ارتقا میں گہرا اثر ڈالا اور بیسویں صدی کے مجدد اسلام ثابت ہوئے۔

[22]۔ مودودی، ابوالاعلیٰ، قرآن مجید کی چار بنیادی اصطلاحیں، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 2008ء، 29

شَیْءٍ (الانعام6:164) فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّه فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّه اَحَدًا (الكهف18:110) وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (النحل16:36) اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ (آل عمران3:83) قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ(الزمر39:11) إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۗ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ-(آل عمران3:51)

مولانا فرماتے ہیں دین بطور نظام حیات قرآن مجید کے ان ہی مضامین کے تحت بیان ہوا ہے۔

5۔ڈاکٹر اسرار احمد خان[23]

قرآنی تعلیمات کی نشر و اشاعت و تبلیغ اور اسلام کی نشاط ثانیہ کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دیں اور اس کے لیے احیائے خلافت اسلام کا نظام انقلابی طریقہ کار سے قائم کرنے کے لیے کام کیا، خصوصًا سیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی منہج انقلاب نبوی کا نام دیتے ہیں اسی طرح اقامت دین کا تصور بھی ان کی خاص اصطلاح ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم معاشرے میں ارکان اسلام کی فرضیت کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ یہ پانچ ہیں اس میں ہم اضافہ نہیں کر سکتے مگر ایمان کی شکل میں دو رکن بڑھ جاتے ہیں ایک دل میں یقین اور دوسرا عمل جہاد فی سبیل اللہ، جہاد فی سبیل اللہ کے مختلف مراحل ہیں سب کا ہدف دین کو قائم کرنا ہے پوری انسانیت دین کے تابع ہو جائے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اصولی طور پر الیکشن کے ذریعے سے اسلام نظام نافذ نہیں ہوتا انتخابی عمل تو کسی نظام کو چلانے کے لیے ہوتا ہے جبکہ اس نظام کو بدلنے کے لیے انقلاب لایا جاتا ہے ڈاکٹر صاحب کے مضامین قرآن کے بارے میں موقف ہے کہ قرآنی تعلیمات جہاں انسان کی انفرادی زندگی کوApproach کرتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اجتماعی زندگی کے مزید تین گوشوں سیاسی، معاشی، سماجی نظام کے تحت بطور دین یعنی دین پورے نظام کو کہتے ہیں اب اسلام ایک مکمل دین ہے اب انقلابی و اجتماعی گوشوں کے تحت قوانین بنتے ہیں جس طرح کریمنل لاء، سول لاء، قانون شہادت، قانون وراثت اسی طرح مقامی قوانین میں سود حرام ہے سماجی قانون میں شراب حرام ہے ان تمام چیزوں میں جو نظام بنتا ہے وہ اسلام ہے قرآن مجید اسی کی بات کرتا ہے۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ[24]، وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ۔[25]

---

[23]۔ڈاکٹر اسرار احمد خان 26 اپریل 1932ء تا 2010ء ایک پاکستانی معروف اسلامی محقق تھے، جو پاکستان، بھارت، مشرق وسطیٰ اور امریکا میں اپنا دائرہ اثر رکھتے تھے۔ وہ تنظیم اسلامی کے بانی تھے، جو پاکستان میں نظام خلافت کے قیام کے خواہش مند تھے۔

[24]- آل عمران 19

[25]- ایضا 85

وہ اس پر علامہ اقبال کے کارنامہ کی تعریف کرتے ہیں۔

جلال بادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو
جُدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

اسی طرح دوسرا شعر ہے:

مُلّا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
نادان یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

مضامین قرآن کے سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب سورۃ الفاتحہ کے مضامین کو قرآن مجید کے فلسفہ وحکمت کی اساس کامل قرار دیتے تھے۔

"وَلَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ" سے مراد بھی سورۃ الفاتحہ کی سات آیات ہیں اور القرآن العظیم بھی اسی سورہ مبارکہ کو قرار دیا گیا ہے، گویا سورہ مبارکہ کی عظمت یہ ہے کہ یہ بجائے سورۃ کے خود ایک مکمل قرآن ہے اور نہ صرف قرآن بلکہ قرآن عظیم ہے۔

سورۃ فاتحہ قرآن حکیم سے فلسفہ اور حکمت کی اساس کا حل[26]

ڈاکٹر صاحب سورتوں کی ترتیب کے لحاظ سے مضامین بیان کرنے کے قائل ہیں، وہ کہتے ہیں جس طرح تلاوت کے لحاظ سے سات منازل ہیں اسی طرح مضامین کی مناسبت سے بھی قرآن مجید کی سورتوں کو سات گروپوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ مضامین کے لحاظ سے وہ (1) پہلا گروپ مکی سورۃ الفاتحہ جو بقیہ پورے قرآن کی جامعیت اور معنویت کے لحاظ سے ہم وزن ہے، بقیہ چار مدنی سورتیں جسے مدنیات کہتے ہیں اس کا مرکزی مضمون ہے: شریعت اسلامی اور اس کا تفصیلی ڈھانچہ جو گویا جواب ہے﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾[27] کی دعا کا اور اہل کتاب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی دعوت اور ان کی ان فکری واعتقادی اور عملی واخلاقی ضلالتوں پر ملامت جن کے باعث وہ راندہ درگاہ حق ہوئے۔

---

[26]۔ اسرار احمد، مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور، 2018، 5

[27]-الفاتحہ:5

(2) دوسرا مضمون: دوسرا گروپ ہے کہ اس میں ایک ہی جوڑ المکیّات کا شامل ہے یعنی الاَنعام، الاعراف اور اسی طرح مدنیات میں الاَنفال، التوبۃ سے اس کا مرکزی مضمون ہے مشرکین مکہ پر بالخصوص اور جمیع اہل عرب پر بالعموم اِتمام حجت اور ان کے انکار واغراض

(3) تیسرا مضمون: رسالت ہے سورہ یونس سے لیکر مؤمنون تک

(4) چوتھا مضمون: الفرقان تا سجدہ (توحید، معاشرتی احکامات) اور (5) پانچواں سبا سے لیکر اَحقاف تک (انفرادی سے اجتماعی احکام) (6) ق تا واقعہ (پورے قرآن مجید کا عظم) (7) اختتام تک (آخرت کے احوال)۔

ان ہی مضامین کو پیش نظر رکھ کر ڈاکٹر صاحب ؒ تمام عمر دروس قرآن، خطبات، دورہ قرآن، قرآن کانفرنس کرواتے رہے اداروں کا قیام کرتے رہے تفصیلی مطالعہ کیلئے ڈاکٹر صاحب کی تفسیر بیان القرآن کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

6۔ ضیاء الامت، جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری[28]

علوم عقلیہ ونقلیہ، قدیم وجدید ماہر، دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے مدیر

مضامین قرآن کی تفہیم کے لیے تقریباً20 سال پر محیط جانفشانی، مطالعہ اور جگر سوزی کے بعد تفسیر ضیاء القرآن کا تحفہ امت مسلمہ کو عطا کیا۔

درد دل سوزے جگر اشک رواں کا حاصل

سالہا سال کی محنت ہے ضیاء القرآن

اس تفسیر کے منہج واسلوب، طریقہ کار اصول وضوابط کی معرفت پر درجنوں مقالات لکھے گئے ہیں اور ماہنامہ میں جمال کرم لاہور کا تفسیر ضیاء القرآن اہم ہے مضامین قرآن کی تفہیم کے لیے ان کے بیٹے بیرسٹر پیرزادہ محمد فاروق بہاؤ الحق شاہ نے کام کیا ہے اور اسے خلاصۃ القرآن کے عنوان سے شائع بھی کیا ہے سورتوں کا جامع تعارف دیا ہے پھر ان میں مضامین کا اجمالی تعارف بھی موجود ہے، رکوع کے لحاظ سے بھی مضامین کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ تفسیر ضیاء القرآن پانچ جلد پر مشتمل اور 3500

---

[28]۔ محمد کرم شاہ الازہری (یکم جولائی 1981ء تا 1998ء) ایک صوفی وروحانی بزرگ 1971ء سے مسلسل حدیث شریف کی اہمیت نیز اس کی فنی، آئینی اور تشریعی حیثیت کے موضوع پر شاہکار کتاب سنت خیر الانام، فقہی، تاریخی، سیاسی، معاشی، معاشرتی اور دیگر اہم موضوعات پر متعدد مقالات وشذرات آپ کی علمی، روحانی اور ملی خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف اور ملک بھر میں پھیلی ہوئی اس کی شاخوں کی صورت میں برصغیر کی بے نظیر علمی تحریک اور معیاری دینی کتب کی اشاعت وترویج کا عظیم اشاعتی ادارہ ضیاء القرآن پبلیکیشنز ان کے علاوہ ہیں۔

صفحات کی حامل ہے - جامعیت و اختصار کا بہترین، حسین شاہکار ہے مکمل تفسیر ہے اس سورۃ کی اہم خصوصیت جس سے پیر صاحب کی دقت نظری اور حالات حاضرہ کے علوم اور معاندین سے آگاہی ثابت ہوتی ہے وہ مستشرقین کی آراء کارد ہے۔

معاشرتی وسماجی برائیوں پر تنقید اور اصلاح کے لیے قرآن مجید سے رہنمائی فراہم کی ہے۔ اختلافی مسائل میں بہت ہی اعتدال اور حسین پیرائے سے اپنی رائے اور حل پیش کرتے ہیں- وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا۔

حجیت حدیث غیر مسلم اقوام سے تعامل اور کھانے کے مسائل

﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا، لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ يُتِمَّ نِعْمَتَه عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا﴾[29] ذنب بامعنی الزام کرتے ہیں کیا ہی اچھا ترجمہ ہے۔

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾[30] حریص کا ترجمہ خواہش مند کیا ہے، آداب نبوی کے تقاضوں کے عین مطابق ﴿اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ﴾ بے شک ہم نے اپ کو جو بھی کچھ عطا کیا بے حد وحساب عطا کیا ﴿وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى﴾[31] اور آپ کو اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو منزل مقصود تک پہنچا دیا۔

دور جدید کی تحقیقات کو پیش نظر رکھتے ہوئے علم سائنس، فلکیات، جغرافیہ وغیرہ کو پیش نظر رکھتے ہیں۔

9۔ مولانا جسٹس تقی عثمانی[32]

مولانا نے اپنی کتاب علوم القرآن کے آٹھویں باب میں مضامین قرآن پر تحریر کیا ہے اور قرآن مجید کے مضامین کو چار بڑے عنوانات میں تقسیم کیا ہے اور لکھا ہے کہ قرآن مجید کی ہر آیات ان میں سے کسی نہ کسی عنوان کے تحت ضرور آتی ہے۔

(1)۔ عقائد، (2)۔ احکام، (3)۔ قصص، (4)۔ امثال

[29]- الفتح 2-1

[30]- التوبہ: 128

[31]- الضحیٰ: 7

[32]- محمد تقی عثمانی (پیدائش: 5 اکتوبر 1943ء) عالم اسلام کے مشہور عالم اور جید فقیہ ہیں۔ ان کا شمار عالم اسلام کی مشہور علمی شخصیات میں ہوتا ہے۔ 1980ء سے 1982ء تک وفاقی شرعی عدالت اور 1982ء سے 2002ء تک عدالت عظمی پاکستان کے شریعت ایپلیٹ بینچ کے جج رہے ہیں۔ وفاق المدارس العربیہ کے صدر، بین الاقوامی اسلامی فقہ اکادمی کے نائب صدر اور دار العلوم کراچی کے صدر ہیں۔ اس کے علاوہ آپ آٹھ اسلامی بینکوں میں بحیثیت شرعی مشیر کام کر رہے ہیں اور البلاغ جریدے کے مدیر اعلیٰ بھی ہیں۔

(1) **عقائد:** عقائد کے باب میں لکھتے ہیں تین عقائد کو ثابت کیا گیا ہے توحید، رسالت، آخرت ان کو ثابت کرنے کے لیے قرآن مجید نے انواع واقسام کے دلائل ذکر کیے ہیں[33] اور انہوں نے دلائل کے چار اقسام بیان کی ہیں:

1۔ دلیل نقلی: کسی چیز کو ثابت کرنے کے لیے انسان کسی ایسی اتھارٹی کا حوالہ دیتا ہے جو فریقین میں تسلیم شدہ ہو۔

2۔ دلیل منطق:

3۔ مشاہداتی دلیل: جو مشاہدہ سے تعلق رکھتی ہے جیسے مو قولہ ہے: "اَلْبَعِیْرَۃُ تَدُلُّ عَلَی الْبَعِیْرِ وَالْاَثَرُ عَلَی الْمُعَسْرِ، وَالْمَاءُ ذَاتُ اَبْرَاجٍ وَاَرْضُ ذَاتُ فَجَاجٍ، کَیْفَ تَدُلُّ عَلَی الْلَطِیْفِ الْخَبِیْرِ۔"

4۔ تجرباتی یا استقرائی دلیل

(2) **احکام:** مولانا نے احکام کو تین اقسام میں تقسیم کیا ہے

1۔ وہ حکام جو خالص اللہ کے حقوق سے متعلق ہو جن کو مختصر الفاظ میں (خالص عبادت) کہہ سکتے ہیں: طہارت، نماز، زکوۃ، روزہ قربانی حج کے احکام۔

2۔ وہ احکام قوانین جو خالص بندوں کے حقوق کے متعلقہ ہیں جن کو ہم معاملات کہہ سکتے ہیں مثلا تجارت قضاء، شہادت، امانت، حلال و حرام، مشروبات، وصیت، میراث

3۔ وہ احکام و قوانین جو بعض حیثیت سے عبادات ہیں اور بعض حیثیت سے معاملات اس میں نکاح، طلاق، حدود و تعزیرات (Criminal law) دیانت، قصاص، جہاد، ایمان، اقسام شرکت۔

اور یہ احکامات تدریجاً نازل ہوتے ہیں جیسے شراب کی حرمت ﴿یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْهِمَآ اِثْمٌ کَبِیْرٌ﴾[34]، ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَ اَنْتُمْ سُکٰرٰی﴾[35]، ﴿یٰٓاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾[36]

احکام کے نزول کا دوسرا طریقہ کار یہ ہے (1) مسلمانوں یا کفار میں غلط رواج کے خاتمہ کے لیے جیسے یتیم عورتوں کے حال پر قبضہ کے لیے ﴿وَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی﴾[37]

---

[33]- محمد تقی عثمانی، علوم القرآن، ادارہ نشریات، لاہور، 1389ھ، 164

[34]- البقرۃ 219

[35]- النساء 43

[36]- المائدہ 90

[37]- النساء 3

دوسرا سبب یہ ہوتا تھا کہ کسی خاص واقعہ کے سبب صحابہ کرام نے کوئی مسئلہ پوچھا تو اس پر ایت نازل ہوئی۔

(3)۔ مضمون قصص: ان کو بھی مولانا نے دو قسموں میں تقسیم کیا ہے (1) ماضی کے متعلق واقعات (2) جو مستقبل کے متعلق ہیں۔

ماضی کے واقعات میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے واقعات بیان فرمائے ہیں کل 26 تا 27 انبیاء کرام کا ذکر، اس کے علاوہ افراد و اقوام کا ذکر، اصحاب الجنہ، اصحاب القریہ، حضرت لقمان، اصحاب السبت، اصحاب الرّس، حضرت ذوالقرنین، اصحاب الکھف والرقیم، قوم سبا، اصحاب الخذود، اصحاب الفیل، اس سے ثابت کرنا مقصد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کسی کے پاس رہ کر کوئی علم حاصل نہیں کیا، اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر وحی فرماتے جو کلام آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تلاوت فرماتے ہیں وہ کوئی انسانی کلام نہیں۔

قصص کے تکرار میں حکمت یہ ہے کہ قرآن مجید دفعتایعنی ایک بار یہ نازل نہیں ہوا بلکہ تدریجاً نازل ہوا ہے اس لیے اس کا تعلق سیرت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے واقعات کے ساتھ ہے جیسے جیسے ضرورت پڑتی اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتے تھے آزمائشوں اور تکالیف کے وقت سابقہ انبیاء کرام کے واقعات بیان کر کے تسلی دی جاتی تھی قرآن مجید جزیات احکام بیان کرنے کے لیے نازل نہیں ہوا قرآن مجید احکام کے اصل بیان کرتا ہے قانونی جزئیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے واضح ہوتے ہیں اور انہیں وحی غیر متلو کے ذریعے پہنچایا گیا ہے: ﴿وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَانُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾[38]

جزئیات کے بارے میں تو اللہ تعالی نے فرمادیا﴿ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَايَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾[39] اسی سے حجیت حدیث ثابت ہوتی ہے۔

قصوں کے تکرار سے اعجاز قرآنی کا پہلو نمایاں ہوتا ہے قرآن مجید نئی لذت اور نئے کیف وضرورت و استدلال کے مطابق قصوں کی تکرار فرماتا ہے۔

مستقبل کے واقعات: قرآن مجید نے پیش گوئیوں کے طور پر مستقبل کے واقعات بھی ذکر فرمائے مثلاً قیامت کی نشانیاں، قیامت کے احوال، حشر ونشر، یاجوج ماجوج، ﴿الٓمّٓ، غُلِبَتِ الرُّوْمُ﴾[40]

---

[38]- النحل44

[39]- النساء65

[40]- الروم2-1

(4)**امثال:** قرآن مجید کا ایک اہم مضمون امثال کے ذریعے سمجھاتا ہے اس کی بھی دو اقسام کی گئی ہیں:

1۔ **کسی بات کو سمجھانے کے لیے:** مثلا﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾[41]

2۔ **کہاوت:** اس قسم کی امثال قرآن مجید سے دو طرح سے آتی ہیں ایک تو وہ جو نزول قرآن کے بعد کہاوت بنیں ﴿هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ﴾[42]، ﴿وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى﴾[43]

کہاوتوں کی دوسری قسم: جس میں صراحتاً کہاوت نہیں مگر آیت کے مفہوم سے نکلتی ہے گویا عوامی ضرب المثل کا سرچشمہ ہے یا ان کی طرف دلالت کرتی ہیں: لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْاَعْيَانِ شبندہ کہ بود مانند دیدہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی﴿وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ﴾[44]، اسی طرح دوسری مثال: ﴿لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مَنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ﴾

حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس جب اس کے بیٹے یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالنے کے بعد جناب بنیامین کو ساتھ بھیجنے کے لیے کہنے لگے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: ﴿ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓي اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ﴾[45]، "کیا میں تمہیں اس کے بارے میں ایسا ہی امانت دار سمجھوں جیسا کہ ان کے بھائی کے بارے میں سمجھا تھا؟"

11۔ مولانا وحید الدین خان[46]:

ولادت یکم جنوری 1925ء ابتدائی تعلیم مدرسۃ الاصلاح سرائے میر اعظم گڑھ سے حاصل کی۔ 1938ء سے 1944ء تک دینی تعلیم حاصل کی بعد ازاں انگریزی زبان و ادب، سائنس اور جدید علم کی کتب کا مطالعہ اور دینی علم کو جدید

---

[41]-البقرۃ 261

[42]-الرحمن 60

[43]-البقرۃ 237

[44]-البقرۃ 260

[45]-یوسف 64

[46]۔ وحید الدین خاں، (1925ء-2021ء) ایک ہندوستانی اسلامی اسکالر، مدرسۃ الاصلاح اعظم گڑھ کے فارغ التحصیل عالم دین، مصنف، مقرر اور مفکر تھے، یہ اسلامی مرکز نئی دہلی کے چیرمین، ماہ نامہ الرسالہ کے مدیر تھے اور 1967ء سے 1974ء تک الجمعیۃ ویکلی (دہلی) کے مدیر رہ چکے تھے۔ ان کی تحریریں بلا تفریق مذہب و نسل مطالعہ کی جاتی ہے، خان صاحب، پانچ زبانیں جانتے تھے، (اردو، ہندی، عربی، فارسی اور انگریزی) ان زبانوں میں لکھتے اور بیان بھی کرتے تھے، ٹی وی چینلوں میں خانصاحب کے پروگرام نشر ہوتے ہیں۔

اسلوب، جدید ذرائع تحقیق اور عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق پیش کیا، بین المذاہب اور امن کے فروغ کیلئے بہت کام کیا۔ ان کی کتاب سب سے پہلی مذہب اور جدید چیلنج جس کا عربی ترجمہ "الاسلام یتحدی" عرب جامعات کے نصاب میں شامل ہے۔ جارج ٹاؤن یونیورسٹی سے شائع کتاب "500 Most influential Muslims of 2009" میں مولانا کو Islam's Spiritual Ambassador of World قرار دیا گیا ہے۔ جماعت اسلامی، تبلیغی جماعت سے مل کر دینی خدمات سر انجام دیتے رہے۔ 1967ء میں دہلی میں ایک اسلامک سینٹر قائم کیا۔ 1976ء میں "الرسالہ" کے نام سے اردو جرنل شروع کیا بعد ازاں 1990ء میں انگریزی زبان میں جرنل شائع کرنا شروع کیا ان رسائل و جرائد میں قرآنی موضوعات پر بہت لکھتے رہے پھر بعد میں یہی تشریحی نکات "تذکیر القرآن" کے نام سے شائع ہوئے۔ تذکیہ اور تزکیر کو اہم قرآنی مضامین قرار دیا معرفت، قناعت اختیار کرنا یعنی کم پر راضی رہنا اور حرص سے بچنا یعنی زیادہ کی تلاش میں رہنا انہیں دو الفاظ میں قرآنی تعلیمات بیان کی جاتی ہیں:

- قرآنی تعلیمات میں فطری حدود میں رہتے ہوئے علم و عقل کی پوری رعائیت رکھی گئی ہے۔
- قرآن مجید انسان کو قرآنی کردار میں ڈھالنے کا مشن دیتا ہے۔
- قرآن کا اصل مخاطب فرد ہے جس سے سماج بنتا ہے۔
- قرآن فطرت انسانی کی کتاب ہے۔
- قرآن دعوت کی کتاب ہے امر بالمعروف و نہی عن المنکر اہم مضمون ہے۔

قرآن مجید میں طبیعات Physics اور فلکیات Astronomy کے حوالے ہیں مگر ان کی تفصیلات کو اللہ تعالیٰ نے چھوڑ دیا ہے کہ بعد کے زمانے کے اہل علم دریافت و تحقیق کر کے ان کو مدوّن کریں۔ قرآن مجید انسان کو عملی زندگی کی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

برصغیر پاک وہند میں گزشتہ سالوں میں مطالعہ قرآن مجید خصوصاً تفسیر و فہم قرآن کی تعلیمات کی اشاعت کے سلسلہ میں جو قابل قدر کوششیں ہوتی رہیں وہ زرّیں حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ مختلف زبانوں میں اور خاص طور پر اردو زبان میں قرآن فہمی کے لیے بہت سی تفاسیر لکھی گئی ہیں اسی طرح قرآنی موضوعات پر متعدد تصانیف موجود ہیں۔[47]

اسی لئے تو مولانا سید ابو الحسن علی ندوی کا یہ جملہ بہت مشہور ہے۔

اِنَّ الْقُرْآنَ نُزِّلَ فِی الْعَرْبِ وَقُرِءَ فِی مِصْرَ وَفُهِمَ فِی الْهِنْدِ۔

[47]۔ وحید الدین خاں، مولانا، تذکیر القرآن، مکتبہ الرسالہ، نئی دہلی، س ن، 632

"قرآن مجید عرب میں نازل ہوا، مصر میں اس کی قرأت کی گئی اور ہندوستان میں اسے سمجھا گیا۔"

مولانا نے با قاعدہ اس موضوع پر کتاب لکھی "مطالعہ قرآن کے اصول ومبادی" عرب دنیا کے لئے اس کا ترجمہ عربی زبان میں"المدخل إلى الدراسات القرآنية" کے نام سے شائع ہوا۔ اسی طرح قرآنی افادات کے عنوان سے بھی ان کی تحریریں موجود ہیں اور انہوں نے قرآن مجید کے مطالعہ فہم کا صحیح طریقہ بتایا ہے۔ قرآن پڑھنے والے پر لازم ہے کہ وہ اسے اپنی کتاب سمجھے۔ وہ یہ پیش نظر رکھے کہ قرآن مجید براہ راست اس سے مخاطب ہے تبھی وہ قرآن سے صحیح طریقہ سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

مولانا فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کو اپنی کتاب سمجھا جائے کیوں کے اس میں ذاتی ہدایت نامہ ہے میری ذاتی کمزوریوں کو بیان کیا گیا ہے، قرآن مجید میں ہر آدمی اپنے آپ کو تلاش کرے یا اس کی تائید میں مولانا سورۃ الانبیاء کی آیت﴿لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾[48] پیش کرتے ہیں اس آیت میں ذکر سے مراد عزت وشرف، نصیحت وعزت اور یاد دہانی لیتے ہیں اور پھر اس پر عمل کی تحریک بہت ضروری ہے۔

حضرت عثمانؓ، عبد اللہ بن مسعودؓ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دس آیات کی تعلیم حاصل کر لیتے تو جب تک اس کے معنی ومفہوم کو پوری طرح ذہن نشین نہ کر لیتے اور پھر اپنے عمل کو اس کے مطابق نہ بنا لیتے آگے سبق حاصل نہ کرتے، گویا فرماتے ہیں۔"فَتَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ وَالْعِلْمَ وَالْعَمَلَ جَمِيْعًا"۔ہم نے قران کا علم اور عمل کرنا بیک وقت سیکھا۔

قرآن فہمی کے بنیادی اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے قرآن مجید سیکھنا چاہیے، ترتیل قرآن، فہم قرآن، عمل بالقرآن۔

اس طرح فہم قرآن کا پہلا ذریعہ قرآن کی تفسیر قرآن سے کی جائے۔ سیاق وسباق کو پیش نظر رکھا جائے۔ احادیث مبارکہ سے سیکھا جائے۔ آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عربی زبان کا سیکھنا کیونکہ قرآن اور سنت کا تعلق قول اور عمل کا ہے۔ قرآن مجید کی تفسیر کے اصول تفصیل سے سیکھنے کیلئے شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے رسالہ "الفوز الکبیر فی اصول التفسیر" اُصول تفسیر سوالاً جواباً، مولانا محمد بشیر مقدمہ فی اصول التفسیر علامہ ابن تیمیہ قرآنی سورتوں کا نظم مولانا خلیل الرحمن چشتی فضل القرآن ڈاکٹر عبد الغفار، اصولِ ترجمہ وتفسیر مقدمہ ترجمان القرآن، مولانا ابو الکلام آزاد۔

[48] الانبیاء ۱۰

یہ تو عام انسان اور مسلمان کے لیے فہم قرآن اور رجوع الی القرآن کی دعوت ہے، مگر اس کے بعد ایسے افراد جو درجہ تخصص میں ہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے تخصص کے اعتبار سے اس پر غور و فکر کریں۔

خصوصاً ایسے طالب علم جو .BS.MS.PHD نیچرل سائنسی علوم پڑھتے ہیں وہ قرآن مجید کی وہ آیات جن کا تعلق آفاق انفس، زمین و آسمان اور تخلیق انسانیت کے ساتھ ہے جدید سائنسی مباحث کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان پر غور و فکر، تدبر کریں۔

سفارشات:

1. قرآن مجید کی تعلیمات کو فرد اور معاشرے کی ترقی اور نجات کا ذریعہ بنانے کے لیے قرآن فہمی کے لیے جدید اقدامات کرنے چاہیں۔
2. حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ﷺ کی حیات طیبہ اور اسوہ حسنہ کی روشنی میں قرآن مجید کی تفہیم و تفسیر کے لیے با قاعدہ نصاب سازی کی ضرورت ہے تاکہ نسل نو کی جدید خطوط پر تربیت ہو سکے۔
3. قدیم و جدید مفسرین کی آراء کی روشنی میں عصر حاضر کے مطابق مضامین قرآن کو نئے اسلوب و پیراے میں پیش کرنے کی ضرورت ہے۔
4. الحادی افکار کی بیخ کنی کے لیے نوجوانوں کی تربیت تعلیمات قرآن کے مطابق کرنے کی ضرورت ہے جس کے لیے ضروری ہے کہ علاقائی سطح پر مساجد میں فہم قرآن کے پروگرام رکھے جائیں۔
5. تعلیمی اداروں خصوصا یونیورسٹیز میں شعبہ جاتی قرآنی مطالعاتی سنٹر قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔